’’ اسرار و رموزِ حروفِ مقطعات ‘‘

اعدادِ بمطابق ابجدِ عددی قمرہ و شمسی حروفِ مقطعات اور حروفِ نورانی:

حروفِ مقطعات	الم	المص	الر	المر	کھیعص	طه	طسم	طس	یس	ص	حم	حم عسق	ق	ن
اعدادِ قمری	71	161	231	271	195	15	109	69	70	90	48	278	100	50
اعدادِ شمسی	1101	1151	511	1111	2047	970	700	100	1030	50	606	1026	300	700
حروفِ نورانی	ا	ھ	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ص	ق	ر
اعدادِ قمری	1	5	8	9	10	20	30	40	50	60	70	90	100	200
اعدادِ شمسی	1	900	6	70	1000	400	500	600	700	30	90	50	300	10

حروفِ مقطعات (غیر مکرر) یہ ہیں ۔ **الم۔المص۔الرا ۔المرا۔کھیعص۔طه۔طسم۔طس۔یس۔ص۔حم ۔حم عسق۔ق۔ن۔** (جن کے اعدادِ قمری ۔**1604** اور اعدادِ شمسی **11403** ۔) انہیں حروفِ مقطعات کی مفرد صورت یہ ہے ۔ کہ جس میں چودہ حروف نورانی آ جاتے ہیں ۔ **الرٰ ۔ کھیعص ۔ طٰسٓ ۔ حٰمٓ ۔ قٓ ۔ نٓ ۔ 14** حروفِ نورانی یہ ہیں ۔(ان کے اعدادِ قمری ۔**693** اور اعدادِ شمسی **4657**۔) **ا۔ھ۔ح۔ط۔ی۔ک۔ل۔م۔ن۔س۔ع۔ص۔ق۔ر۔** (ان کے اعدادِ قمری ۔ **693** اور اعدادِ شمسی **4657**۔)

29 (اُنتیس) حروفِ مقطعات (بالترتیب) یہ ہیں ۔ **الم۔الم۔المص۔الرا ۔الرا ۔الرا ۔المرا۔الرا ۔الرا ۔کھیعص۔طه۔طسم۔ طس ۔ طسم ۔ الم۔الم۔الم۔الم ۔ یس۔ص۔حم ۔ حم۔حم عسق۔حم۔حم۔حم۔حم۔ق۔ن۔**

☆ **الم** ۔ چھ مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ بقرہ، آلِ عمران، العنکبوت، الروم، لقمان، السجدۃ)

☆ **المص** ۔ ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ الاعراف) ☆ **الرٰ** ۔ پانچ مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ یونس، ھود، یوسف، ابراہیم، الحجر)

☆ **حٰم** ۔ چھ مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ غافر، فصلت، الزخرف، الدخان، الجاثیہ، الاحقاف)

☆ **المرٰ** ۔ ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ الرعد) ☆ **طٰسٓمٓ** ۔ دو مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ الشعراء، القصص)

☆ **کٓھٰیٰعٓصٓ** ۔ ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ مریم) ☆ **طٰهٰ** ۔ ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ طٰہٰ)

☆ **یٰسٓ** ۔ ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ یٰسین) ☆ **طٰسٓ** ۔ ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ النمل)

☆ **حٰمٓ عٓسٓقٓ** ۔ ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ الشوریٰ) ☆ **صٓ** ۔ ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ صٓاد)

☆ **قٓ** ۔ ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ قاف) ☆ **نٓ** ۔ ایک مرتبہ آیا ہے ۔(سورہ القلم)۔

جس آنکھ کے پردوں میں نہیں ہے نگہِ پاک ۔۔۔ روشن تو وہ ہوتی ہے ، جہاں بیں نہیں ہوتی

حروفِ مقطعات کے بارے میں چند مخفی اسرار و رموز

☆ حروفِ مقطعات کے بارے میں یہاں پر چند رموز و اشارات بیان کئے جاتے ہیں ۔ جو کہ خالصتاً ’’علم لدنی‘‘ کا خاصہ ہیں ۔

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ فرماتے ہیں ۔ کہ! سورتوں کے ابتدائی حروف (یعنی حروفِ مقطعات جیسے **الم، المر ، المص ، کھیعص**۔۔۔وغیرہ) کا علم صِرف دو (اقسام کے) اشخاص کو ہوسکتا ہے ۔ ایک وہ ، کہ جس کی نظر ’’لوحِ محفوظ‘‘ پر ہو ۔ یا دوسرا وہ شخص جو دیوان الاولیاء اللہ سے میل جول رکھتا ہو ۔ ان دونوں اشخاص کے ماسوا کسی کو فواتح السور کے جاننے کی ہرگز خواہش نہیں کرنی چاہیئے ۔(کیونکہ! ان میں اللہ تعالیٰ کے انتہائی ذاتی و مخفی اسرار و رموز پوشیدہ ہیں ۔ ایک عام آدمی ان کی تاب نہیں لاسکتا) ☆ حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ حروفِ مقطعات میں سے حرف ’’**ص**‘‘ کے بارے میں فرماتے ہیں ۔ کہ! ص سے مراد وہ خلاء ہے ۔ جہاں روزِ محشر سب لوگ اور دیگر جملہ مخلوقات جمع ہوں گی ۔ اور آیت میں اسے (یعنی حرف ص کو) بطورِ وعید کے لایا گیا ہے ۔ مطلب یہ کہ! وہ **ص** ہے ۔ جس خوف ناک منظر سے تمہیں ڈرایا جاتا ہے ۔ اور وہ خوشنما منظر کہ جس کی تم کو بشارت دی جاتی ہے ۔ ☆ سید سرفراز احمد شاہ صاحب اپنی کتاب ’’**فقیر رنگ**‘‘ میں فرماتے ہیں ۔ کہ! ان حروف (حوروفِ مقطعات) کو پڑھا بھی جاتا ہے ۔ ذکر بھی کیا جاتا ہے ۔ طریقہ علیحدہ ہے ۔ وقت (بھی) علیحدہ ہے ۔ اور ان سے مرتب ہونے والے اثرات بھی علیحدہ علیحدہ ہیں ۔ پھر ان کی پرواز بھی اپنا جدا جدا مقام رکھتی ہے ۔ (شاہ صاحب آگے چل کر فرماتے ہیں ۔ کہ! اگر) **الم** کی تعداد اور وقت بھی مرشد بتائیں ۔ اور اگر وہ (الم) آپ کو **Suit** کرتا ہو ۔ تو آپ کریں ۔ ورنہ جہاں اُس (یعنی **الم** کے مخصوص وقت و تعداد) کے پڑھنے کے انعامات بہت ہیں ۔ وہاں مار بھی بہت پڑتی ہے ۔ (یاد رہے ۔ کہ!) روحانیات یا ولایت کے دس درجے ہیں ۔ ☆ **الم** کا ذکر کرنے والا شخص تیسرے درجے کا ولی اللہ بنتا ہے ۔ (بمطابق فقیر نگری، **اللہ ھو** کا تعلق روحانیت کے ساتویں درجے سے ہے) ☆ **ص** کا ذکر آٹھویں درجے کا ولی اللہ بناتا ہے ۔ ☆ سب سے زیادہ تیزی حرف ’’**س**‘‘ میں ہے ۔ (کیونکہ) یہ ساجدین، صابرین اور شاکرین سے متعلق ہے ۔ اور اس کا تعلق براہ راست صبر سے ہے ۔

جواولیائے کرام اس (یعنی حروفِ مقطعات کے حرف **س**) کا ورد کر کے ولایت کے منصب پر فائز ہوتے ہیں۔ وہ بہت اونچا مقام پاتے ہیں۔ آپ انہیں بہت صابر پائیں گے۔ اوراُن کے اندر قلندرانہ صفات کی جھلکیاں آپ دیکھیں گے۔ ☆ **ق** کے ذاکر بہت جلالی ہوتے ہیں۔ اس ذکر سے دور رہیئے۔ اس کا ذکر کرنے والا عموماً مجذوبیت کی طرف چلا جاتا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے۔ کہ جس طرح لوگ ''یاصمد'' یا ''اللہ الصمد'' کا ذکر کرتے ہیں۔

☆ سید سرفراز احمد شاہ صاحب اپنی کتاب ''**ارژنگِ فقیر**'' کے صفحہ نمبر 185 پر حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندیؒ کے حوالے سے فرماتے ہیں۔ کہ! ''ق'' کا علم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ ہی کے درمیان ہے۔ یہ علم کے ایک خاص مقام پر پہنچنے والے چند صاحبانِ علم (ہی) اِس کا راز جانتے ہیں۔ ☆ کتاب ''**فقیر نگری**'' کے صفحہ نمبر 214 پر ہے۔ کہ! تصوف سے متعلق کوئی ایسی جہت نہیں۔ جو ان حروفِ مقطعات سے پوری نہ ہوتی ہو۔ ☆ سید سرفراز احمد شاہ صاحب اپنی کتاب ''**فقیر نگری**'' کے صفحہ نمبر 215 پر فرماتے ہیں۔ کہ! اِن حروف مقطعات کو (اگرچہ) پابندی کے ساتھ ایک مخصوص تعداد میں مکمل شرائط کے ساتھ پڑھا جائے۔ تو سب کچھ حاصل ہونے لگتا ہے۔ ☆ سید سرفراز احمد شاہ صاحب اپنی کتاب ''**فقیر نگری**'' کے صفحہ نمبر 77 پر فرماتے ہیں۔ کہ! حروفِ مقطعات میں سے ایک حرف ایسا ہے۔ (کہ) جسے پڑھنے سے دستِ غیب حاصل ہو جاتا ہے۔ ☆ سید سرفراز احمد شاہ صاحب اپنی کتاب ''**فقیر نگری**'' کے صفحہ نمبر 215 پر فرماتے ہیں۔ کہ! انہی حروف (یعنی حروف مقطعات) میں سے ایک ایسا حرف بھی ہے۔ (کہ) جس کو پڑھنے سے کشف جاری ہو جاتا ہے۔ اور کرامات حاصل ہونے لگتی ہیں۔ ☆ سید سرفراز احمد شاہ صاحب اپنی کتاب ''**فقیر نگری**'' کے صفحہ نمبر 215 پر فرماتے ہیں۔ کہ! حروفِ مقطعات میں سے ایک ایسا حرف ہے۔ (کہ) جس کو پڑھنے سے رزق وسیع ہونے لگتا ہے۔ ☆ سید سرفراز احمد شاہ صاحب اپنی کتاب ''**فقیر رنگ**'' کے صفحہ نمبر 166 پر فرماتے ہیں۔ کہ! مقطعات کا ایک حرف (کہ) جس کو پڑھنے سے تمام بیماریاں فوراً دور ہو جاتی ہیں۔ ☆ سید سرفراز احمد شاہ صاحب اپنی کتاب ''**ارژنگِ فقیر**'' کے صفحہ نمبر 112 پر فرماتے ہیں۔ کہ! ''**الم**'' تین حروف ہیں۔ جو (کہ) ایک جگہ پر اکٹھے ہو گئے ہیں۔ ان کو پڑھنے سے انسان ''ولایت'' کے تیسرے درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔

☆ سید سرفراز احمد شاہ صاحب اپنی کتاب ''**ارژنگِ فقیر**'' کے صفحہ نمبر 112 فرماتے ہیں۔ کہ! آپ (**شائقینِ حروف مقطعات**) پہلے اپنی روح اور قلب کو بالیدگی کے ایک خاص مقام تک لے جایئے۔ اِس کے بعد حروفِ مقطعات کے ''وِرد'' سے آپ کو **Desired Result** ملے گا۔ (اسی کتاب میں **شاہ صاحب مزید فرماتے ہیں۔ کہ!**) اپنی روح اور قلب کی بالیدگی و لطافت کا اہتمام کرنا پڑے گا۔ نفس کو مارنا ہوگا۔ جب آپ کی روح لطافت کے ایک خاص مقام پر پہنچ جائے گی۔ تب آپ کو حروفِ مقطعات پڑھنے کا فائدہ ہوگا۔ (اسی کتاب میں شاہ صاحب مزید فرماتے ہیں۔ کہ!) عبادات۔ ذکرو اذکار اور اوراد و وظائف بہتر اثرات اُس وقت تک نہیں دِکھا پائیں گے۔ جب تک کہ انسان کی روح کی **Foundations** (بنیادیں) تعمیر نہ ہو جائیں۔ اوراد و وظائف سے فائدہ لینے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم نے بنیادیں صحیح طرح سے بنائی (ہوئی) ہوں۔ پہلے آپ کو بنیاد بنانا پڑے گی۔ بنیادیں تعمیر کرنے کے لئے تین **Steps** ہیں۔

Step 1 یہ ہے۔ کہ! کوئی شخص ہمیں جتنا بھی بُرا کیوں نہ کہے۔ منفی پروپیگنڈا کرے۔ جڑیں کاٹے۔ کتنے ہی بہتان باندھے۔ الزامات لگائے۔ ہم اُس کے خلاف اپنے دل میں کوئی مَیل نہ آنے دیں۔ اپنے دل کو غصے، کینے انتقام کی آگ سے دور اور پاک صاف رکھیں۔ یوں سمجھ لیجئے۔ کہ! روحانیت کی **Building** کے لئے اس پر عمل کیا۔ تو گویا بنیادوں کے لئے زمین کی کھدائی کر لی۔

Step 2 یہ ہے۔ کہ! ہم اپنی ضروریات (کو) روک کر، اپنے آرام کو قربان کر کے اپنے مسلمان بھائیوں بالخصوص اپنے مخالفین کے کام آ جائیں۔ اُن کی خدمت کر لیں۔ لیکن دوکڑی شرائط کے ساتھ۔ اول یہ کہ! رازداری اس درجے کی ہو کہ خود ہماری ذات کو (بھی) پتا نہ ہو۔ کہ ہم نے کس کی خدمت کی۔ دوئم یہ کہ! اپنے آپ کو **Self - Suggestion** کے ذریعے یہ تعلیم دیتے رہیں۔ کہ! یہ شخص خدمت کرا کر مجھ پر احسان کر رہا ہے۔

Step 3 یہ ہے۔ کہ! ہم قسم کھا لیں۔ کہ ہم کسی کے بارے میں کوئی (بھی) **Negative** بات نہیں کہیں گے۔ جب بھی کسی کا ذکر کریں۔ یا **Comments** کریں۔ تو وہ **Positive** ہی ہوں۔

اِن تینوں **Steps** پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ فرض عبادات (پانچ وقتی نماز، رمضان کے روزے، زکوٰۃ اور حج) جاری رکھیں۔ تو رب (متعال) آپ کا ہے۔ آپ کا دوست ہے۔ (یاد رہے۔ کہ!) روح کی غذا مثبت سوچ اور رب تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اس سے روح پھلتی پھولتی اور طاقت ور ہوتی ہے۔ روح جس قدر طاقت ور ہوگی۔ اُسی قدر اُس کی پرواز بلند ہوگی۔ اسی کو روح کی لطافت یا بالیدگی کہا جاتا ہے۔ (یاد رہے۔ کہ) اِن باتوں (یعنی اِن تینوں **Steps**) پر عمل کرنے کے بعد روح سے مطابقت رکھنے والا ''**حروفِ مقطعات**'' یا تسبیح پڑھیں گے۔ تو بہت انعامات ملیں گے۔ (انشاء اللہ العظیم)

☆ سید سرفراز احمد شاہ صاحب اپنی کتاب ''**فقیر نگری**'' کے صفحہ نمبر **222** پر فرماتے ہیں۔ کہ! حروفِ مقطعات **14** ہیں۔ اور ان حروف کے مختلف **Combinations** سے 19 (عدد) **Compound Words** بنتے ہیں۔ جن سے **29** سورتوں کا آغاز ہوتا ہے۔

☆ سید سرفراز احمد شاہ صاحب اپنی کتاب ''**فقیر نگری**'' کے صفحہ نمبر **264** پر فرماتے ہیں۔ کہ! اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حروفِ مقطعات شب معراج (میں اپنے) روبرو گفتگو کے بعد عطا فرمائے۔ یہ حروفِ مقطعات دراصل **Transcrips** (مسودہ) ہیں اُس قانون کا۔ (کہ) جس کے تحت یہ نظام

کائنات چل رہا ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے۔ کہ حروف مقطعات اصل میں وہ حروف ہیں۔ جو **Law Book** کی **List** ہیں۔ اگر ہم ان کو **Translate** کرنا شروع کردیں۔ تو اُس قانون کا ترجمہ ہوتا چلا جائے گا۔

☆ یہ کائنات یقیناً ایک ٹھوس قانون یا اصول پر چل رہی ہے۔ وہ قوانین یا اصول کیا ہیں ؟ وہ (درحقیقت) انہیں 14 حروف میں پنہاں ہیں۔ یہ جو ہم سورہ بقرہ میں پڑھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو علم الاسمآء سکھایا تھا۔ **(وعلم ادم الاسمآء کلھا** ۔ اور (اللہ تعالیٰ نے کمال مہربانی وشفقت سے) حضرت آدمؑ کو سارے نام سکھائے) وہ علم الاسمآء بھی انہی حروفِ مقطعات میں سمایا ہے۔

☆ سید سرفراز احمد شاہ صاحب 'کہے فقیر' میں فرماتے ہیں۔ کہ! حروفِ مقطعات کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ کہ! اسلام کا جو **Code of Conduct** یا **Log Book** ہے۔ حروفِ مقطعات اس کی **Key** ہیں۔ اور یہی وہ اسماء الحسنیٰ ہیں۔ جو حضرت آدمؑ کو سکھائے گئے۔ اور یہی وہ اسمآء الحسنیٰ ہیں۔ (کہ) جن کی حفاظت حضرت آدمؑ سے لے کر آپ ﷺ تک تمام انبیآءؑ نے کی تھی۔ چونکہ! آپ ﷺ آخری پیغام لے کر تشریف لائے۔ (اور) پیغام مکمل کردیا گیا تھا۔ (چونکہ) قرآنِ حکیم (بھی) جامع کتاب تھی۔ جو کل اسلام کے **Total** کو بیان کرتی ہے۔ جب کہ پہلے کی تمام الہامی کتابیں اسلام کے ایک حصے یا جزو کو بیان کرتی تھیں۔ جبکہ قرآنِ پاک (تو) کل کو بیان کرتا ہے۔ اسی لئے اسے ''کتابِ کل'' بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی **Key** بھی حروفِ مقطعات کی صورت قرآنِ پاک میں بیان کردی گئیں۔ (چونکہ) علمِ لدنی محیط ہے تمام علوم پر۔ (اور) تمام علوم اس کے اندر سمٹے ہوئے ہیں۔ اس لئے اسے علمِ کل بھی کہا جاتا ہے۔ جس شخص کو علمِ لدنی حاصل ہوتا ہے۔ وہ حروفِ مقطعات کی وضاحت بھی جان لیتا ہے۔

حروف مقطعات کے متعلق حضرت قلندر بابا الیاءؒ کا انکشاف :

حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی اپنے پیرومرشد حضرت قلندر بابا اولیاءؒ کی تعلیمات کے ضمن میں فرماتے ہیں۔ کہ! حروف مقطعات دراصل نوری تحریر کی مختلف شکلیں ہیں۔ جب علمِ ربی کا کوئی عالم حروف مقطعات پر اپنے ذہن کو مرکوز کرلیتا ہے۔ یا اس کو پڑھتا ہے۔ تو پوری تفصیل اس کی نگاہوں کے سامنے آجاتی ہے۔ جس کی مختصر شکل یہ ہے۔ مثلاً ''الم'' پڑھتا ہے۔ تو اس کو درمیان میں لائے بغیر وہ جملہ اسرار ورموز اس (عالم وقاری) پر منکشف ہوجاتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں بیان فرمائے ہیں۔ اور اس کو ڈھائی پارے (سمجھنے کے لئے) پڑھنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ اگر اس بات کو موجودہ علمی ذہن کے مطابق سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ تو کہا جاسکتا ہے۔ کہ! حروف مقطعات میں سے ہر ایک حرف ایک مائیکروفلم کی طرح بنتا ہے۔ جس میں ہزارہا تصاویر اور ذیلی تفصیلات جمع کردی گئی ہیں۔ اور ٹائم سپیس کی ایک بہت بڑی فصل کو سمیت کر ایک ننھے سے نقطے میں محفوظ کردیا جاتا ہے۔ اس طرح حروف مقطعات کے خول میں بھی اسرار ورموز کی ایک پوری فلم بند کردی جاتی ہے۔ اور جس (خوش نصیب) شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے علمِ لدنی عطا فرماتے ہیں۔ وہ ان کے مفہوم کو جانتا ہے۔ اور اس علم کو دیکھ اور پڑھ سکتا ہے۔ (اقتباس از روحانی ڈاک)

حروفِ مقطعات کے مزید کچھ فوائد و منافع : (از کتاب مرقعِ کلیمی۔ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ)

☆ حروفِ مقطعات میں ''**کھیعص حم عسق**'' کے اندر دس حروف ہیں۔ ہر ایک حرف کو تین مرتبہ (دائیں ہاتھ سے ہر انگشت پر) پڑھ کر عقد کرتا جائے۔ جب (دس کی دس) انگلیوں پر پڑھ لے۔ تو (انگلیاں کھول کر) دونوں ہاتھ آنکھوں پر ملے۔ اس عمل سے صحت کل حاصل ہوگی۔ (بالخصوص آنکھوں کو)۔

☆ صاحبِ مرقعِ کلیمی فرماتے ہیں۔ کہ! جس کا حافظہ اچھا نہ ہو۔ وہ اتوار کے دن (جو کہ قمر درعقرب سے پاک ہوں) چھوٹے سے کاغذ پر موٹے قلم سے ''**لا الہ الا ھو الحی القیوم**'' لکھے۔ اور نہار منہ چبا کر کھا جائے۔ پھر دوسرے اتوار کو اِسی طرح سے ''**اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ**'' لکھ کر نہار منہ چبا کر کھا جائے۔ پھر دوسرے اتوار کو اِسی طرح سے ''**اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ**'' لکھ کر نہار منہ چبا کر کھا جائے۔ پھر تیسرے اتوار کو اِسی طرح سے ''**اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشآء وھو القوی العزیز**'' لکھ کر نہار منہ چبا کر کھا جائے۔ پھر چوتھے اتوار کو اِسی طرح سے ''**المص کھیعص طہ**'' لکھ کر نہار منہ چبا کر کھا جائے۔ پھر پانچویں اتوار کو اِسی طرح سے ''**حم عسق حم**'' لکھ کر نہار منہ چبا کر کھا جائے۔ پھر چھٹے اتوار کو اِسی طرح سے ''**طسم طس الر**'' لکھ کر نہار منہ چبا کر کھا جائے۔ پھر ساتویں اتوار کو اِسی طرح سے ''**ص ق ن. انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون. فسبحن الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون**'' لکھ کر نہار منہ چبا کر کھا جائے۔ مگر یاد رہے۔ کہ! اول اتوار نوچندی ایام میں سے ہو۔ اور قمر بھی منزل سعید میں ہو۔ ان شاء اللہ بہت اچھا حافظہ ہو جائے گا۔

بہر حال! بروایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ! حضرت نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ کہ! جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا۔ اس کے لئے ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ہوتا ہے۔ (پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔) مَیں نہیں کہتا۔ کہ! ''**الم**'' ایک حرف ہے۔ بلکہ ''**ا**'' ایک حرف ہے۔ ''**ل**'' ایک حرف ہے۔ اور ''**م**'' ایک حرف ہے۔ (یعنی کہ ''الم'' چونکہ تین حروف ہوئے۔ تو لہذا ''الم'' کو پڑھنے سے تیس نیکیاں ملیں گیں۔ ان شاء اللہ) سنن ترمذی۔

حضرت علی المرتضیٰؓ سے مروی ہے۔ کہ! آپؓ (دعا مانگتے ہوئے) فرماتے تھے۔ **یا کھیعص یا حم عسق۔**

حضرت خاتونِ جنت جگر گوشہء رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں۔ کہ! انہوں نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا۔ **یا کھیعص اغفر لی۔**

کہیں اسی روز و شب میں اُلجھ کر نہ رہ جا ۔۔۔ کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں

حروف مقطعات کے رموز و اسرار سے مستفید و متنفع ہونے کی صدری ریاضت: (49 روزہ)

یہ طریقہ تو 49 دنوں تک کرنا پڑتا ہے۔ اِس عمل سے خوارقِ عادات کرامات اور دست غیب حاصل ہوئے۔ (اس عمل کا نقش یہ ہے)



اُس بزرگ نے مجھ جیسے فقیرِ حقیر پُر تقصیر (مؤلف کتاب اَسرارِ محبوبِ کامل) کو نہ صرف اِس عظیم روحانی ریاضت کے رموز و اسرار دکھلائے۔ بلکہ مجھے بخوشی اِس تمام عمل کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ اِس عمل سے رموز و اسرار کا سلسلہ پہلے ہی ہفتے سے شروع ہو جاتا ہے۔ اِس طریقہ میں کسی بھی قسم کا کوئی مخصوص پرہیز نہیں۔ ماسوائے یہ کہ! ریاضت کر نے والا شخص صحیح العقیدہ مسلمان ہو۔ سچا عاشقِ رسول اللہ ﷺ ہو۔ اور اہلِ بیتِ نبوی ﷺ و خلفائے راشدین ؓ سے شدید محبت و عقیدت رکھتا ہو۔ کیونکہ (درحقیقت) حروفِ مقطعات، اسمِ اعظم اور علمِ لدنی کا وقوف وادراک اور شناسائی زیادہ تر سادات اور علمائے باطنیہ (یعنی اولیاءاللہ) ہی کا خاصہ اور ورثہ ہے۔

اِس عمل کے لئے دو اوقات میں سے کوئی ایک وقت مخصوص کر لیں۔ بعد نمازِ تہجد یا بعد نمازِ عشاء۔ بوقتِ عمل مکمل تخلیہ ہو۔ خوشبو کے لئے ایک عام سی اگر بتی سلگا لیں۔ وقت، جگہ (کمرہ، مسجد یا حجرہ وغیرہ۔۔۔) اور نشست (جائے نماز یا کوئی پاک صاف سفید چادر وغیرہ) ہرگز ہرگز تبدیل نہ کریں۔ (بہر حال طریقہ یہ ہے) بہر حال عمل کا مکمل طریقہ قارئین و شائقین کے حضورِ پیشِ خدمت ہے۔

☆ پہلے گیارہ مرتبہ درود وسلام پڑھیں۔ ☆ پھر یہ چودہ حروف چودہ سو مرتبہ پڑھیں۔

الم. المص. الر. المرٰ. کھیعص. طٰہ. طسم. طس. یس. ص. حم. حم عسق. ق. ن۔

☆ پھر ایک سوایک مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔

اللھم انی اسئلک باسمک العظیم الاعظم العلی العزیز الاعز الجلیل الاجل الکبیر الاکبرالکریم الاکرم المخزون المکنون الطاھر المطھر المقدس المبارک الحی القیوم الرحمن الرحیم بدیع السموت و الارض ذی الجلال و الاکرام . الذی اذا دعیت بہٖ اجبتہٗ واذا سئلت بہٖ اعطیت.

☆ پھر گیارہ مرتبہ درود وسلام پڑھیں۔

☆ پھر چار رکعت نمازِ روحانی (بنیتِ حصول فیضِ حروفِ مقطعات وعلم لدنی) بالکل نمازِ تسبیح کی طرح پڑھیں۔

لیکن اِس نماز میں تسبیح (**سبحن اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر**) اور پندرہ اور دس مرتبہ تسبیح کے بجائے حروفِ مقطعات (**الٓرٰ ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ ۔ طٰسٓ ۔ حٰمٓ ۔ قٓ ۔ نٓ ۔**) فقط پندرہ اور دس مرتبہ پڑھنے ہیں۔ اِس طرح ہر رکعت میں تعداد 75 ہوگی۔ اور چاروں رکعتوں میں تعداد 300 ہو جائے گی۔ فارغ وقت میں یہی کلمہءعبارت (**الٓرٰ ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ ۔ طٰسٓ ۔ حٰمٓ ۔ قٓ ۔ نٓ ۔**) مسلسل پڑھتے ہوئے کم از کم دن میں پانچ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھا جائے۔ تاکہ روحانیت سے بھر پور مستفید و متنفع ہوا جا سکے۔ ان شاءاللہ العظیم۔

یہ طریقہ فقط کسی شاذلی شطاری قادری سلسلے کے پیران یا مرید کی ذاتی قلمی بیاض میں ہی میسر ہو سکتا ہے۔ بہر حال چار رکعت نمازِ روحانی کے بعد اوپر دیئے گئے نقش کو آدھے گھنٹے تک بغور دیکھتے رہنا ہے۔ اور جب بھی سو کر اُٹھیں۔ اِسی نقش کو دس سے پندرہ منٹ تک دیکھا کریں۔ اور اِسی طرح کا نقش خوشخط لکھ کر روزانہ سرہانے کے نیچے رکھنا ہے۔ تاکہ ہر طرح کی رُجعت سے محفوظ و مامون رہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

بعد از ریاضت یہ حروفِ مقطعات (**الم. المص. الر. المرٰ. کھیعص. طٰہ. طسم. طس. یٰس. ص. حم. حم عسق. ق. ن.**) روزانہ کسی ایک وقت اور ایک ہی نشست میں ہزار مرتبہ پڑھنا ضروری ہیں۔

اسی ضمن میں قارئین کتاب ہٰذا کو ایک سرِ لطیف اور کشف عجیب بتاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ! جو اسم لطیف اور بزرگ ہوگا۔ اس کی (لطافت و بزرگی کی) نشانی یہ ہے۔ کہ اس کے معانی عقل کے اندر عجیب وغریب اور دیر فہم ہوں گے۔ اور اس کا علم ادراک سے بعید ہوگا۔ پس جاننا چاہئیے۔ کہ! ایسا اسم جو بھی ہو۔ اس کو خوب جان لو۔ کہ یہی اسمِ اعظم سے کافی زیادہ قریب ہے۔ چنانچہ اسم "احد" بجز جہت کے دوسری جہت سے نہیں جانا جاتا۔ یہ اسم، اسمائے الٰہی قدیم سے ہے۔ کیونکہ بجز اس کے دوسرا کوئی موجود نہیں۔ اس نے تمام عالم کی مثالیں بنائی ہوئی ہیں۔

ریشم سے نرم لہجے کے پیچھے مفاد تھا   اس تاجری کو ہم نے شرافت سمجھ لیا

حروفِ مقطعات کا عظیم علم : (اَز پر وفیسر احمد رفیق اختر صاحب)

پر وفیسر احمد رفیق اختر صاحب، جو کہ نہ صرف پاکستان بلکہ عالمِ اسلام کی مشہور و معروف ایک علمی، انتہائی پر وقار اور نہایت نفیس شخصیت ہیں۔ (جن کی نصیحت خود کے لئے اور ہم سب کے لئے یہ ہے۔ کہ!) **" God should be the top priority of our intellectual curiosity.**

پر وفیسر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ! حروفِ مقطعات کے بارے میں پہلے سے ایسا کوئی اشارہ یا کنایہ موجود نہیں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے بعد اسلام میں صِرف ایک ماہر اس کے گزرے ہیں۔ وہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ (بقول البلوشی) **حروفِ مقطعات کے بارے میں سیدی عبدالعزیز الدباغ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات '' الابریز'' حضرت شیخ ابوالعباس بونی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب مثل شمس المعارف ودیگر، حضرت امام مجددالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب، حضرت خواجہ حسن نظامی کی کتب اور جناب سید سرفراز احمد شاہ صاحب کی کتب جیسے فقیر نگری، فقیر رنگ وغیرہا کے علاوہ دیگر کئی مصنفین کی کتب میں بھی حروفِ مقطعات کے بارے میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔** بہرحال!) انہوں (ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ) نے فتوحاتِ مکیہ میں اس کی وضاحت کی ہے۔ اِن سے پہلے اور ان کے بعد حروفِ مقطعات کا علم کسی سکالر کے پاس کسی صورت میں موجود نہیں رہا۔ اگرچہ (حضرت) شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں دعوٰی کیا۔ کہ! مجھے حروفِ مقطعات عطا ہوئے ہیں۔ مگر اس علم کا مکتوباتِ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ یا کسی اور کتاب میں کوئی اظہار نہیں ہوا۔ (لہٰذا) وہ دعوٰی ناقابلِ تسلیم رہا۔ کچھ لوگوں نے اس کے بارے میں دعوے ضرور کئے ہیں۔ مگر جس دعوے کی پرکھ موجود نہ ہو۔ یا جس دعوے کا مظاہرہ نہ ہو۔ اس کو تسلیم کرنے سے ہر سنجیدہ انسان کو تامل ہوتا ہے۔

ایک بات اکیڈیمیکلی صِرف میرے حوالے سے ہی جانی جاتی ہے۔ کہ اس ادھیڑبن میں ایک دن میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی۔ کہ! لگتا ہے۔ سارا قرآن شریف بندوں کے لئے نہیں ہے۔ اور اگر سارا قرآنِ حکیم بندوں کے لئے نہ تھا۔ تو پھر آپ نے بندوں کو سارا قرآنِ پاک پڑھنے کی زحمت کیوں دی ؟ کوئی بارڈر لگا دیا ہوتا۔ کہ بندے یہ پڑھیں۔ وہ نہ پڑھیں۔ اس لئے میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ خصوصی استدعا کی۔ کہ! حضور کی بارگاہِ عنایت سے اس علم کا تھوڑا سا حصہ (مجھے بھی) نصیب ہو۔ (لہٰذا) میری اس دُعا کے باوجود مَیں سننے، سمجھنے اور پہچاننے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن مجھے کوئی ایسا سراغ نہ ملا۔ جس سے (کہ) میں مطمئن ہوتا۔ کہ میں نے راستہ ڈھونڈ لیا ہے۔ اتفاق ایسا ہوا۔ کہ! لوئی ماسینوں کی کتاب پڑھتے ہوئے اس کا ایک جملہ میری نظر میں آیا۔ وہ جملہ پوری طرح (سے) میرے ذہن میں اٹک گیا۔ شاید وہ بھی حکمتِ ربانی (ہی) تھی۔ لوئی ماسینوں نے کہا۔

It seems that (Ibn e Arabi) knows some kind of knowledge of basic categories.

(لوئی ماسینوں کے اس جملے) نے مجھے سخت ضرب لگائی۔ مجھے خیال آیا۔ کہ! جب کائنات بنی ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہوگا۔ اور انسان نے علم سیکھا ہوگا۔ تو اس کے پاس اتنا وسیع تر علم نہ تھا۔ جتنی بھی کائنات میں اسے چیزیں نظر آئی ہوں گی۔ اور خیالات اس کے ذہن میں آئے ہوں گے۔ ان کی اس نے ایک یا دو ہیڈز کے تحت گروپ بندی کی ہوگی۔ چونکہ! تختی اسے پروردگار سے حروفِ مقطعات کی نصیب ہوئی۔ تو یہ چودہ حروف (الٓمٓ۔ الٓمٓصٓ۔ الٓرٰ۔ المرٰ۔ کھیعص۔ طٰہٰ۔ طسم۔ طس۔ یٰس۔ ص۔ حم ۔ حم عسق۔ ق۔ ن) وہ کیٹیگریز (Categories) ہیں۔ جس میں کائنات کی ہر چیز اور ان کی فطرت کا یہ علم ضرور ہوگا۔ (آگے چل کر پروفیسر صاحب مزید وضاحت فرماتے ہیں۔ کہ!) اَب سوال یہ (پیدا) ہوتا ہے۔ کہ! کہ ابتدائی طور پر اسے کیسے سیکھا جا سکتا ہے ؟ جب میں نے ان پر زیادہ غور کرنا شروع کیا۔ تو ابتدائی '' الف۔ لام۔ میم'' سے کی۔ (پھر) میں نے سوچا۔ اگر یہ بنیادی کیٹیگریز ہیں۔ تو یہ بنیادی کیٹیگریز کے علاوہ گروپ بھی ہیں۔ یعنی (کہ) الف۔ لام۔ میم۔ ایک گروپ ہے۔ الف بنیادی کیٹیگری ہے۔ لام بنیادی کیٹیگری ہے۔ میم بنیادی کیٹیگری ہے۔ مگر یہ اکٹھے ہو کر ایک گروپ بناتے ہیں۔ (پھر) جب میں نے گروپنگ کو دیکھا۔ تو باقی کے اسمآئے مقطعات بھی (مجھے) گروپنگ میں نظر آئے۔ مجھے یہ خیال ہوا۔ کہ ان گروپوں کی قرابت داری کو چیک کروں۔ کیا یہ واقعی ہے۔ کہ! الف، لام کی قرابت داری ہے ؟ اور قائم ہے؟ اور کیا یہ واقعی صحیح (بھی) ہے ؟ کہ یہ اسماء جب آپس ملتے ہیں۔ تو کچھ اسماء آپس میں متصادم اور کچھ آپس میں موافق ہو جاتے ہیں۔

میں ابھی اسی ادھیڑبن میں پڑا ہی ہوا تھا۔ کہ مجھے مسند اہلِ بیت کی ایک حدیث نظر آئی۔ جس میں حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا مکالمہ درج تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کہ! ہم جو اچھے بھلے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے والے نیک لوگ ہیں۔ کیا وجہ ہے؟ ہمارا دل کسی نیک کے بجائے کسی بُرے آدمی کی آشنائی کو جاتا ہے؟ ایک بُرے آدمی کو بھی دل کھچتا ہے۔ اور اس کی محبت بھی اچھی لگتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے عمر امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ ! میں نے یہ سوال ایک دفعہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔ کیونکہ! میری بھی یہی کیفیت تھی۔ کہ! اچھے، بُرے لگتے تھے۔ اور بُرے، اچھے لگتے تھے۔ میں نے حضورِ گرامی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ یہ کیا بات ہے ؟ کہ ہم نیکی کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ اس کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ مگر جب دوستی یاری کی بات ہے۔ تو کبھی بُرے آدمیوں سے آشنائی اچھی لگتی ہے۔ رسولِ گرامی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ! اللہ تعالیٰ نے جب ارواح کے جنود پیدا فرمائے۔ تو اسی وقت کچھ کی کچھ سے محبتیں ٹھہرا دیں۔ اور کچھ کی کچھ سے نفرتیں ٹھہرا دیں۔ اَب چاہو یا نہ چاہو۔ جب آپ زمین پر آئیں گے۔ تو وہی محبتیں ہوں گی۔ چاہے۔ وہ اچھے ہوں، چاہے بُرے۔

چونکہ! میں خود (بھی) قرابت داری کے موضوع پر غور کر رہا تھا۔ (اور) مجھے ایک بڑی مضبوط سند مل گئی۔ میں نے وہ پراسیس (**Process**) کرنے

شروع کردئے۔جیسے 32 = 16 + 16 ۔مہروں کی چالیس ایک اَرب سے زیادہ ہیں۔جب آپ ایک بنیادی حرف کی کیٹیگری (Category) ختم کر لیتے ہیں۔تو اس کے جو کمبی نیشن (Combination) شروع ہوتے ہیں۔وہ بے پناہ مصیبت کا باعث بنتے ہیں۔فرض کیجئے۔اسم ''احمد'' ہی کو لیجئے۔ اَب اسم ''احمد'' میں چار لفظ (یعنی حروف) ہیں۔جو علیحدہ علیحدہ حیثیت میں کمبائن ہورہے ہیں۔حا۔میم بیچ میں آگئے۔الف اِدھر اور دال اُدھر آ گیا۔ ہم دیکھتے ہیں۔کہ! چاروں بڑے اور مؤثر الفاظ (حروف) ہیں۔الف میں طاقت کا نشہ ہے۔یہ لفظ ہر حال میں مغلو بیت کے خلاف ہے۔وہ (بہرصورت) اختیارات کو اپنی تحویل میں رکھنا چاہتا ہے۔اس لئے بخیل ہے۔الف کی بنیادی نشانی یہی ہے۔کہ! یہ دو چیزوں کے لئے منضبط ہے۔ (یعنی) اختیارات اور بخل کے لئے۔یہ آسانی سے دیتا نہیں۔اور آسانی سے چھوڑتا (بھی) نہیں۔

آگے آ گئی ح۔(اَب جب) ح کو دیکھا۔تو پتہ لگا۔کہ یہ تو پوری حیات ہے۔ابتدائی حا۔میم یہ ہے۔**و جعلنا من المآء کل شیء حی**۔اس میں حا۔میم کا تذکرہ ہوا ہے۔ما کی میم اور ح حیات کی۔یہ پہلی ح۔م تھی۔جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی۔یعنی پانی سے حیات شروع کی۔اب ان کی صفات کہ م ساکن ہے۔جبکہ ح حرکت والی ہے۔جب دوسری ح۔م۔پیدا فرمائی۔تو آپ دیکھیں گے۔کہ ہر وہ چیز جو ''ما'' میں حرکت کرتی ہے۔یہ دوسری لائف ہے۔پہلی طرزِ زندگی میں ایک چیز پائی جاتی ہے۔وہ حرکت اور اشتعال ہے۔جس چیز میں ح یا خ ہوگی۔اس میں یہ بنیادی صفت پائی جائے گی۔کیونکہ! وہ حیات ہے۔اسے چین نہیں آ سکتا۔اپنے اندر بہترین ڈسپلن (Dicipline) کے ساتھ وہ اسے متحرک رکھے گی۔

(اَب) آگے میم آ گیا۔میم متفکر ہے۔میم بھی دو ہیں۔بعض اوقات یہ رنگ میں چلا جاتا ہے۔ایک میم مآءالبحر ہے۔(جبکہ) دوسرا میم مآئے دریا ہے۔ صاف ستھرا پانی اچھلتا ہوا، جمپ کرتا زندگی کو سیراب کرتا اور آنکھوں کو بھلا لگتا ہوا۔ یہ صاف رنگ والی میم ہے۔دوسری میم جسے مآءالبحر کہتے ہیں۔سمندر کی میم ہے۔یہ تاریک، متفکر، وسیع، انتہائی گہری آسائشوں کا مرکز، بہت گہرے پردوں کے اندر اور اس میں بے پناہ وسعتیں چھپی ہوئی ہیں۔جب آپ میم کا رنگ سانولا اور اس میں رنگ پائیں گے۔تو وہ حرکت ہوگی۔ایک میم باہر کی طرف اور دوسری اندر کی طرف رجوع رکھتی ہے۔

اب دو انتہائی مشتعل لفظوں الف اور حا میں موجود تیسری میم ہے۔وہ رنگ پر جائے گی۔اگر میم کا رنگ گندمی یا سیاہ ہے۔تو یہ دَبی ہوئی ہے۔دبا ہوا اثر پہلے دو مشتعل اثرات کو کنٹرول کرتا ہے۔آگے آ گئی دال۔جو سُستی، وجود کے بھارے پن، حضرت داؤدؑ کی اور بے پناہ تقوے اور شدتِ غضب کی ہے۔ اب ان تینوں چیزوں میں الف کنٹرول کر رہا ہے۔ح کنٹرول کر رہی ہے۔میم دبی ہوئی ہے۔دال دوبارہ غصہ دلاتی ہے۔تو یہ نام احمد انتہا درجے کی کار کردگی کو جائے گا۔مگر کارکردگی کے ساتھ ایک انتہا درجے کی غصے کی حساسیت کی وجہ سے تلخی و بے چینی کا شکار ہوگا۔محقق ہوگا۔مگر بیمار ہوگا۔

اگر آپ کے نام ان میں سے ہیں۔تو آپ اپنی فطرت کو بڑی آسانی سے جان سکتے ہیں۔(یاد رہے۔کہ) یہ جو تمام خصائص میں نے بیان کئے ہیں۔ان میں کوئی گیس ورک (Guess Work) نہیں۔غلطی کا کوئی چانس نہیں۔غلطی صرف اُستاد کرتا ہے۔علم نہیں کرتا۔

(یاد رہے۔کہ!) حروفِ مقطعات وہ Key Words ہیں۔(کہ) جن سے قرآنِ پاک کے اسرار کھلنے لگتے ہیں۔قرآنِ پاک کا Code سمجھ میں آنے لگتا ہے۔قرآنِ پاک کے عام مفہوم کے علاوہ اس کے دس (مزید) مفاہیم ہیں۔ولایت کے بھی دس ہی درجے ہیں۔(لہذا) پہلے درجے کے ولی اللہ کو قرآنِ پاک کے پہلے (ہی) درجے کے مخفی معنیٰ سمجھ آنے لگتے ہیں۔(اسی طرح سے) دوسرے کے ولی اللہ کو قرآنِ پاک کے دوسرے درجہ کے مخفی معنیٰ اور تیسرے درجے کے ولی اللہ کو تیسرے درجے کے مخفی معنیٰ سمجھ میں آتے ہیں۔حتیٰ کہ! دسویں درجے کے ولی اللہ کو قرآنِ پاک کے دسویں درجے کے مخفی معنی سمجھ آنے لگتے ہیں۔قرآنِ پاک کے تمام تر معانی اور اسرار (اللہ تعالیٰ کے علاوہ) صرف اور صرف آپ ﷺ کو معلوم ہیں۔اولیاء اللہ کو اپنے مقام اور درجہ کے مطابق قرآنِ پاک کے معنیٰ معلوم ہیں۔اور ان کا علم وہیں تک (ہی) محدود ہے۔جہاں تک تعلق ہے اس بات کا۔کہ!

حروفِ مقطعات سے شروع ہونے والی 29 میں سے 25 سورتوں میں حروفِ مقطعات کے فوراً بعد آنے والی آیت میں قرآنِ پاک کی فضیلت کا ذکر (موجود) ہے۔جس کو پڑھ کر کیفیت عجیب سی ہو جاتی ہے۔یہ بالکل ایسا ہی ہے۔جیسے ایک اناڑی آدمی کے ہاتھ چابی لگ جائے۔تو تالے میں اُسے لگانے سے Movement محسوس ہونے لگتی ہے۔خواہ غلط تالے میں غلط چابی ہی کیوں نہ لگائی جائے۔یہ وہی Movement ہے۔جس کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔ایسی سورتیں پڑھتے ہوئے عجیب کیفیت پیدا ہونے کی وجہ بھی یہی ہے۔کیونکہ! جب آپ حروفِ مقطعات پڑھتے ہیں۔اور اُن کے بعد قرآنِ پاک کی فضیلت پر مبنی آیت پڑھتے ہیں۔تو Movement محسوس ہوتی ہے۔گویا (کہ) شاید تالا کھل جائے گا۔لیکن تالا کھلتا نہیں۔کیونکہ! تالا کھولنے والا بھی اناڑی ہے۔اور اُس نے چابی بھی غلط تالے میں ڈالی ہے۔یہ تو بالکل ویسا ہی ہے۔کہ نیاگرا آبشار (Waterfall) سے نکلنے والی پھوار کے آگے ہاتھ رکھیں۔تو وہاں پر چوٹ محسوس ہوگی۔

قرآنِ پاک (کہ) جس میں کل کائنات کا مخفی علم ہے۔علم کی 360 کی 360 نہریں قرآنِ پاک میں پوشیدہ ہیں۔لہذا قرآنِ پاک پڑھتے ہوئے ذرا سی بھی Movement محسوس ہوگی۔تو روح پر اس کے بے پناہ اثرات مرتب ہوں گے۔اور یوں (لگنے) لگے گا۔کہ جیسے انسان ہلکا پھلکا ہو کر فضا میں اُڑنے لگا ہے۔یہ اصل میں ہلکی سی (ایک معمولی) جھلک ہے۔اس سے اندازہ لگا لیجئے۔کہ انسان کو قرآنِ پاک کے معنی درجہ بدرجہ سمجھ میں آنے لگیں۔تو اُس کی روحانی کیفیت کیا ہوتی ہوگی۔ **ھذا من فضل ربی.وما تو فیقی الا باللہ**۔

حروف مقطعات کی معرفت کا طریقہء عظیمہ : (پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب)

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب (اپنی کتاب ''اُٹھتے ہیں حجاب آخر'' میں) فرماتے ہیں۔کہ! حروفِ مقطعات کے لئے مجھے اپنی ریسرچ بتانی پڑے۔تو اس میں ''مَیں'' کا صیغہ کثرت سے استعمال ہوگا۔بہت عرصہ پہلے ایک دفعہ میں اللہ تعالیٰ سے گلہ گزار ہوا۔ کہ اگر تمام قرآنِ حکیم ہمارے سمجھنے کے لئے نہیں تھا۔تو پھر کیا ہے؟ کہ! آپ نے تمام قرآنِ پاک پڑھنے کی توفیق دی۔کوئی آیت آپ بتا دیتے۔ہم روز پڑھ لیا کرتے۔مگر سارا قرآن اگر ہم نے ہی پڑھنا ہے۔تو پھر سارے کو قابلِ فہم بھی ہونا چاہیئے۔ (اسی طرح سے) دوسرا سوال مَیں نے اپنے اللہ تعالیٰ سے یہ کیا۔کہ اگر نا قابلِ فہم رہ کر (بھی) ہمارے تک اس کے معانی نہیں پہنچے۔تو مجھے نہیں سمجھ آتا۔کہ! آپ نے حروفِ زائد کیوں قرآنِ حکیم میں استعمال کئے۔اسی ادھیڑ بن میں ایک برس رہا۔کہ! کوئی سراغ مجھے حروفِ مقطعات کا ملے۔اتفاق سے ایک دفعہ ''لوئی مائی سینوں'' کی ایک کتاب (مَیں) پڑھ رہا تھا۔جس کا حروفِ مقطعات سے (تو قطعاً) کوئی واسطہ نہیں تھا۔(مگر) اس میں اس نے (صاحبِ فتوحاتِ مکیہ حضرت شیخ اکبر محی الدین) ابنِ عربیؒ کے بارے میں بات کرتے ہوئے ایک فقرہ استعمال کیا۔کہ وہ بنیادی کیٹگریز (Basic Categories) کے علم کا ماہر تھا۔

یہ فقرہ سنتے ہی جیسے نیوٹن کو ایک جھٹکا لگا تھا۔میرے ذہن میں بھی حروف کے بارے میں ایک بڑا باب کھل گیا۔جب ان حروف کی بنیاد پر مَیں نے پورے حروف کو پرکھنا شروع کیا۔تو رفتہ رفتہ مجھے یہ محسوس ہوا۔کہ (جیسے یہ) پوری کائنات بنیادی طور پر انہیں چند حروف میں (ہی) قید ہے۔اور صفات وتعلقات کے لحاظ سے کوئی چیز بھی ان حروف سے غیرت کا مظاہرہ نہیں کرتی۔

بہت سارے اصحاب (شاید) اس کو کشف کہیں گے۔مگر میں انسانی مطالعے میں اکتشاف سے زیادہ کشف کو بھی انسانی ذہن کی باریک بینی، وسعت اور ترفع سمجھتا ہوں۔مجھے یقین ہے۔کہ! اللہ تعالیٰ کے رسولِ معظم ﷺ کے لفظ سے بہتر کوئی لفظ نہیں۔کہ فراست اس کے لئے موزوں ترین لفظ ہے۔جب ذہن اپنے اعلیٰ ارتقاء پر پہنچتا ہے۔تو الہام وفراست ہم معانی ہو جاتے ہیں۔

تب سے مَیں نے اس علم کو کثرت سے استعمال (تو) کیا ہے۔مگر اللہ تعالیٰ کے لئے۔جیسے ''الف۔لام۔میم'' ہے۔اس کی وضاحت کروں گا۔(کہ) یہ باہمی تعلقات کی ایک جماعت (یعنی Group of Relationship) ہے۔خواہ وہ اشیاء میں ہوں یا انسانوں میں ہو۔اس کے بعد ان کی اپنی اپنی کیٹگریز متعین ہوتی ہیں۔تفصیل میں جانے سے پتہ چلتا ہے۔کہ! ان میں لاکھوں امکاناتِ مراسم کے پیدا ہوتے ہیں۔نارمل فنکشن کے لئے ہر انسان کی فطرت پر یہ اسماء حکومت کرتے ہیں۔(لہذا) الف۔لام۔میم کی شناسائی اور ربط ہمیشہ سے مُسلّم رہا ہے۔جن کے نام الف سے ہیں۔وہ (اگر گہرائی میں جا کر کچھ سوچ بچار کے بعد) اپنے تعلقات کو پرکھیں گے۔تو ان میں لام۔میم نمایاں (طور پر) نظر آئیں گے۔ اسی طرح لام والے جب اپنی دوستی اور محبت کے پرتولیں۔تو ان میں بھی الف اور میم مظاہرہ کریں گے۔مگر جب کوئی اسم آگے بڑھ کر دوسرے اسماء سے منسلک ہوتا ہے۔تو رفتہ رفتہ بنیادی کیٹگریز میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اسی طرح (سے) ایک شخص، جس کا کوئی بھی نام ہو۔جب ہم اس کے اسماء کی بنیادی صفات پر جاتے ہیں۔تو وہ انسان اسی طرح واضح ہوتا ہے۔جیسے (حضرت شیخ اکبر) ابنِ عربیؒ نے فرمایا تھا۔کہ! میں ایک شخص پر تین مرتبہ نگاہ ڈالتا ہوں۔اور میثاق سے لے کر برزخ تک اس کے مقامات دیکھ لیتا ہوں۔مگر اس ضمن میں ایک دلچسپ واقعہ سناتا ہوں۔کہ ابنِ عربیؒ نے ایک پیشگوئی کی تھی۔ابنِ عربیؒ نے فرمایا۔

دخل سین فی الشین ظھرک محی الدین ۔(ترجمہ) جب سین شین میں داخل ہوگا۔تو محی الدین کی قبر ظاہر ہوگی۔بہت سارے لوگ اس بیان پر (جب ابنِ عربیؒ وصال فرما گئے۔اور دفن بھی ہو گئے) بڑے پریشان ہو گئے۔مگر لوگوں کو یہ بات یاد تھی۔ (اچانک سے) ان کی قبر گم ہو گئی۔کسی کو نہ ملتی تھی۔لوگوں نے (بہت) کوشش کی۔کہ! جب سلطان سلیم اول (مُلک) شام میں داخل ہوا۔(س یعنی سلیم اور شین یعنی شام میں داخل ہوا) تو اس نے خاص طور پر (یہ) حکم دیا۔کہ محی الدین (ابنِ العربیؒ) کی قبر نمایاں کی جائے۔انہوں نے ڈھونڈی۔تب لوگوں کو سمجھ آیا۔کہ وہ (شعر میں) کیا کہہ گئے تھے۔

میری ایک پسندیدہ نظم، جو کہ ہمارے قومی شاعر جناب حضرت علامہ محمد اقبال مرحوم ومغفورؒ نے لکھی ہے۔

تیرے عشق کی انتہا چاہتا ہوں ۔۔۔ میری سادگی دیکھ، کیا چاہتا ہوں
ستم ہو کہ، ہو وعدہء بے حجابی ۔۔۔ کوئی بات صبر آزما چاہتا ہوں
یہ جنت مبارک رہے زاہدوں کو ۔۔۔ کہ مَیں آپ کا سامنا چاہتا ہوں
ذرا سا تو دل ہوں، مگر شوخ اتنا ۔۔۔ وہی لَنْ ترانی سنا چاہتا ہوں
کوئی دَم کا مہماں ہوں اے اہلِ محفل! ۔۔۔ چراغِ سحر ہوں، بجھا چاہتا ہوں
بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی
بڑا بے اَدب ہوں، سزا چاہتا ہوں

علمُ الحروف و علم الکتاب کی عظیم الشان اچھوتی ترتیبات

1۔ حروف (الفاظ) مقطعات سے اسمائے الٰھیہ کا استخراج :

جوخوش نصیب اِس طریقہ میں محنت شاقہ سے ہمکنار ہوگا۔اُس کے لئے کامرانی کے دریچے خودبخود کھلتے چلے جائیں گے۔انشاءاللہ تعالٰی۔سب سے پہلے یادرہے ۔کہ حروف مقطعات غیرمکرریہ ہیں۔ الم.المص.الرٰ .المرٰ.کھیعص.طٰہ.طسم.طس.یٰس.ص.حم .حم عسق.ق.ن .

اب اِن حروفِ مقطعات سے اسمائے الٰھیہ بنانے ہیں۔جیسے کہ! الرٰ۔ حٰمٓ۔ نٓ سے الرحمٰن۔

اور اِسی طرح سے اگر اِن کومتفرق کیا جائے۔تو اِن حروفِ مقطعات سے جوحروف نکلیں گے۔وہ حروفِ نورانی کہلائیں گے۔جو کہ یہ ہیں۔

ا ۔ ہ ۔ ح ۔ ط ۔ ی ۔ ک ۔ ل ۔ م ۔ ن ۔ س ۔ ع ۔ ص ۔ ق ۔ ر۔

اور اِن حروفِ نورانی سے اسمائے الٰھیہ اِس طرح سے بنائیں۔جیسے کہ! الٰہ . حی . صمد ۔۔۔یہاں پرایک بات یاددلانا ضروری ہے۔کہ کچھ دوستوں نے تو یہاں تک بھی محنت کی ہے۔کہ انہیں 14 حروفِ نورانی سے مرکب چار اور پانچ اسمائے الٰھیہ کا استخراج کیا ہے۔جن میں ایک بھی حرف مکرر نہیں آتا۔بہرحال یہ محنت ہم اور آپ بھی کر سکتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ ۔

2۔ حروف (الفاظ) مقطعات سے اسمائے الٰھیہ کا استخراج :

یہ طریقہ پچھلے بیان کردہ طریقے ہی کی طرز پر ہے۔مگر اِس میں اسمائے الٰھیہ کے بجائے قرآنِ مجید کی آیات کوتلاش کرنا پڑتا ہے۔اِس کا طریقہ کار یہ ہے۔کہ وہ حروفِ مقطعات جو کہ فقط ایک ہی حرف پر مشتمل ہیں۔اُن کی تو پوری آیت ہی لی جائے گی۔جیسے کہ!

ص ص ج والقرآن ذی الذکر o **ق** ق ج والقرآن المجید o

ن نٓ ج والقلم وما یسطرونo

اِن حروفِ مقطعات کے علاوہ دیگر تمام حروفِ مقطعات کی آیات بھی محنت اور لگن سے استخراج کی جاسکتی ہیں۔جیسے کہ!

حم سے حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت و ھو رب العرش العظیم o

یعنی کہ! حرف ''حا'' سے آیتِ کریمہ شروع ہوکرحرف ''م'' پرختم ہوئی۔ ۔یادرہے۔کہ! حٰم۔ چھ مرتبہ آیا ہے۔اور اِن چھ حٰم۔کی علیحدہ علیحدہ چھ ہی مختلف آیات تلاش کرنی پڑیں گی۔

الم سے اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم o **الم** سے اللہ لا الہ الا ھورب العرش العظیم o

یعنی کہ! حرف ''ا'' سے آیتِ کریمہ شروع ہوکرحرف ''م'' پرختم ہوئی۔ (الم کی آیات کے استخراج کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے۔کہ!)

الم سے الھکم الہ واحد۔ لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیمo

یعنی کہ حروفِ مقطعات ''الم'' سے آیت کا استخراج کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے۔آیت کا پہلا حصہ''الف''سے شروع ہوتا ہے۔جبکہ دوسرا حصہ''''لام''سے شروع ہوکر''میم''پرمنتہی ہوتاہے۔اسی طرح سے''الم''سے آیت کے استخراج کا تیسرا طریقہ یہ بھی ہے۔کہ! ہمیں ایسی تین آیتیں ڈھونڈنے کی ضرورت ہے۔کہ! جن میں پہلی آیت''الف''سے شروع ہو۔دوسری آیت''لام''سے شروع ہواورتیسری آیت''میم''سے شروع ہو۔اگرپہلی آیت اسمِ ذات''اللہ''والی ہوتو بدرجہا بہتر والی ہوگا۔(الم کے متعلق میری ذاتی رائے ہے۔کہ! ''الف''سےاسمِ ذات''اللّٰہ'' بنے گا۔اور''میم''سے آنحضرت نبی مکرم ﷺ کا اسمِ مبارک ''محمد''بنے گا۔جبکہ درمیان کا''لام''کس طرف کواشارہ کرتاہے۔شاید''لا'' بنتا ہو۔یا کچھ اور۔۔۔وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔۔۔)

دیگر تمام حروفِ مقطعات سے بھی قرآنِ کریم کی آیات کا استخراج کیا جاسکتا ہے۔لیکن یادرہے۔کہ ہرمتخرج آیت ایک مکمل و جامع دُعا کی صورت میں ہوگی۔جیسے کہ''حٰمٓ'' کی مذکورہ مثال میں دیا گیا ہے۔اِن آیات کی تلاش کے دوران باِذن اللہِ تعالٰی کئی اقسام کے عجائب وغرائب اور رموز واسرار کا انکشاف ہوگا۔انشاءاللہ۔جومحنت کرے گا۔وہ ضرور بالضرور میٹھا اوردائمی پھل پائے گا۔انشاءاللہ تعالٰی۔

حروفِ تہجی کے 28 حروف کے اسمائے الٰھیہ کے ضمن میں میرے باطنی اُستادِمحترم جناب حضرت میمن ناشادؒ فرماتے ہیں۔کہ! اب میں حروف (علم الحروف) کے ایک خاص الخاص راز سے آپ کوآگاہ کرتا ہوں۔کہ آپ بلاشبہ سب اعمال چھوڑ دیں۔اور 28 حروف کے 28۔اسماءکولے لیں۔تو وہ موجودات میں ہرجائزومتشرع امور پرتصرف کے لئے کافی ہیں۔اِسی بابت میں ایک جدول پیشِ خدمت ہے۔یہ تمثیلی جدول ہے۔قارئین ازخودکوشش کریں۔مگراستخراجِ اسمائے الٰھیہ کے وقت تینوں درجات وترجیحات کوملحوظِ خاطررکھناضروری ہے۔اسمائے الٰھیہ اگرعربی کےعلاوہ سریانی،عبرانی یا کسی اورزبان میں بھی ہوں۔تو کوئی حرج نہیں۔لیکن عربی زبان (زبانِ محمد ﷺ،ابراہیمؑ واسمائیلؑ اورزبانِ قرآن) کے اسمائے الٰھیہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔یاد رہے۔کہ! ایک روایت یہ بھی موجودہے۔کہ! ہرہرحرف دراصل اللہ تعالٰی کاایک ایک نام ہے۔(واللہ اعلم بالصواب)

اسم اللہ بس گراں است بے بہا   ایں حقیقت را بداند مصطفٰے ﷺ

چند صدری رموز و اسرار کا انکشاف : (ہر شخص کے کھوئے ہوئے رموز و اسرار)

(بقولِ البلوشی) انسان کے اندر ایک جہاں پوشیدہ ہے ۔ اور ہر انسان کا اپنا ایک Code یا Password بھی ہوا کرتا ہے ۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم اور رحمتِ کاملہ سے اپنی کھوج کرتے کرتے اس مقام ومرتبہ تک پہنچ جائے ۔ تو اُس پر ''**مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ**'' کا مخفی راز عیاں ہوتا ہے ۔ اسی طرح ہر شخص کا اپنا منسوبی اور نسبتی بموافق طبیعت ایک ''**حرف**'' ہے ۔ اسی طرح ہر شخص کا اپنا منسوبی اور نسبتی بموافق طبیعت ایک ''**اسمِ الٰهی** (بمنز لہ) **اسمِ اعظم**'' ہے ۔ اسی طرح ہر شخص کی اپنی منسوبی اور نسبتی بموافق طبیعت ایک ''**آیتِ کریمه**'' ہے ۔ اسی طرح ہر شخص کی اپنی منسوبی اور نسبتی بموافق طبیعت ایک ''**سورہء مبارکه**'' ہے ۔ اسی طرح ہر شخص کا اپنا منسوبی اور نسبتی بموافق طبیعت ایک ''**حروفِ مقطعات میں سے ایک حرف**'' ہے ۔ اسی طرح ہر شخص کا اپنا منسوبی اور نسبتی بموافق طبیعت ایک ''**عدد**'' ہے ۔ اَب یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے ۔ کہ ! اگر کوئی شخص اپنا حرف ، اسمِ الٰہی ، حروفِ مقطعات میں سے ایک حرف ، آیتِ کریمہ ، سورہ یا عدد معلوم کرنے کے لئے متجسس وخواہاں ہے ۔ تو اُس کو یہ بتائے گا کون ؟

جملہ سوالوں کا جواب ! کوئی صاحبِ نظر شخص (جوکہ حاملِ ولایت وحاملِ اسمِ اعظم) ہی بتا سکتا ہے ۔ اور جس خوش نصیب کوانہیں تمام سوالوں کے جوابات مل جائیں ۔ وہ دین ودنیا میں کبھی کوئی ٹھوکر نہیں کھا سکتا ۔ اگر خدانخواستہ کبھی ایسے شخص کو کوئی مسئلہ پیش آ بھی جائے ۔ تو یقیناً وہ قابلِ تلافی وقابلِ ازالہ ہوگا ۔ (ان شاء اللہ العظیم) چاہیئے ۔ کہ ! ہر شخص خود کو مستعد کر کے اِن تمام سوالوں کے جوابات کے لئے خود کو کوشاں کرے ۔ روح کی بالیدگی ولطافت کو بیدار کرنے کی بھرپور کوشش کرے ۔ کیونکہ ! ان سوالوں کے جوابات کے حصول کے لئے ایک مرشدِ کامل ، خاموشی ، تنہائی ، ذکرِ الٰہی کا ورد اور دائمی تقوٰی اختیار کرنا لازمی امور ہیں ۔ بغیر اِن امور کے جوابات کا ملنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے ۔ مگر افسوس ! کچھ لوگ اپنی شرافت کی آڑ میں لوگوں کو لوٹنے میں اپنا اہم کردار ادا کرتے ہیں ۔

وہ آئیں گھر ہمارے ، خدا کی قدرت ہے　　　کبھی ہم اُن کو ، کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

حروف مقطعات کے متعلق حضرت ابن عربی ؒ کا عجیب و غریب انکشاف :

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ فتوحاتِ مکیہ میں حروف مقطعات کے ضمن میں فرماتے ہیں ۔ کہ ! جان لوکہ سورتوں کے اوائل میں حروفِ مقطعات سب کے سب (دراصل) فرشتوں کے اسماء ہیں ۔ اور بعض مواقع میں مجھے ان سے اکٹھا ہونے کا موقع بھی میسر ہوا ۔ اور ان جملہ فرشتوں سے مجھے اس علم (مقطعات) کا فائدہ نصیب ہوا ۔ جب کوئی قاری ان حروف کی قرأت کرتا ہے ۔ بس گویا وہ قاری انہیں ندا دے رہا ہوتا ہے ۔ پس وہ اسے جواب بھی مرحمت کرتے ہیں ۔ (ہر حرف مقطعات کے حروف کے مطابق فرشتے ہوتے ہیں ۔ جیسے ق اور ن کے ایک ایک الم کے تین جبکہ المص کے چار فرشتے ہوتے ہیں ۔ یعنی جملہ فرشتوں کی تعداد 79 ہے) پھر حضرت شیخ اکبر ابنِ عربیؒ فرماتے ہیں ۔ کہ ! پس جس کسی (مسلمان) نے بھی ان حروف (یعنی حروف مقطعات) میں اور اس کے دروازے میں (کہ جسے مَیں نے کھولا ہے) نظر کی ۔ تو وہ عجائبات دیکھے گا ۔ (ان شاء اللہ) کہ جس کے لئے یہ ارواحِ ملکیہ مسخر کی گئی ہیں ۔ اور جن کے یہ حروف اجسام ہیں ۔ پس وہ اپنے قبضہ میں موجود شعب الایمان کے ساتھ نہ صرف قاری کی معاون ہوتی ہیں ۔ بلکہ موت تک اس کے ایمان کی محافظت کرتی ہیں ۔

ایک سبق آموز حدیثِ نبوی ﷺ : صحیحین (صحیح بخاری ، صحیح مسلم) میں مذکور ہے کہ ! حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک مجلس پر سے گزر ہوا ۔ جس میں مسلمان بھی تھے ۔ بت پرست بھی تھے ۔ اور یہود بھی تھے ۔ تو آپ ﷺ نے ان کوسلام کیا ۔

اولیاء کے خصائص کے بیان میں ابیات مولانا رومیؒ :

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء　　　بہتر اَز صد سالہ طاعت بے رِیا
اولیاء را ہست قدرت اَز الٰہ　　　تیر جستہ باز گرداند زِ راہ
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا　　　اُس نشیند با حُضورِ اولیاء
فیضِ حق از در کمالِ اولیاء　　　نورِ حق اندر جمالِ اولیاء
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا　　　اُو نشیند در حضورِ اولیاء
چشم روشن کُن زِ خاکِ اولیاء　　　تا بہ بینی زِ ابتداء تا انتہاء
چوں شوی دور اَز حضورِ اولیاء　　　در حقیقت او گشتہ دور اَز خدا
چوں شوی دور از حُضورِ اولیاء　　　در حقیقت گشتہ دُور از خدا
پیرِ کامل صورتِ ظِلِّ الٰہ　　　یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا
ہر کہ پیر و ذاتِ حق را یک نہ دید　　　نے مرید و نے مرید و نے مرید
مولوی ہرگز نہ شُد مولائے رومؒ　　　تا غلامِ شمس تبریزیؒ نہ شد